| | | | |
|---|---|---|---|
| حوالہ نمبر: 17025/44 | فتوی نمبر: 77973/62 | سائل: عبدالقادر | مجیب: محمد نعمان خالد |
| مفتی: مفتی محمد صاحب | مفتی: سید عابد شاہ | مفتی: سعید احمد حسن | مفتی: |
| کتاب: جائزاور ناجائزامور سے متعلق مسائل | باب: جائزاور ناجائزامور سے متعلق متفرق مسائل | | تاریخ: 4.10.2022 |

# ٹرانس جینڈر (Transgender) سے متعلق پاکستانی قانون کا شرعی جائزہ

2018ء میں پاکستان میں خنثیٰ (Intersexe) کے حقوق کے تحفظ کے لیے ایک قانون پاس ہوا، جس میں اس بات کی اجازت دی گئی ہے کہ کوئی ٹرانس جینڈر اپنے آپ کو مرد یا عورت ظاہر کر سکتا ہے اور نادرا کو بھی اس کی مرضی کے مطابق اس کی جنس لکھنے کا پابند بنایا گیا ہے، سوال یہ ہے کہ کیا یہ قانون شریعت کے اصولوں کے مطابق ہے؟ قانون کی کاپی ساتھ منسلک ہے۔

## الجواب باسم ملہم الصواب

سوال کے ساتھ منسلک ٹرانس جینڈر پرسنز پروٹیکشن آف رائٹس ایکٹ 2018ء کے نام سے بنائے گئے قانون کا جائزہ لیا گیا تو اس میں مختصراً درج ذیل امور معلوم ہوئے:

- اس ایکٹ کا مقصد خنثیٰ کے حقوق کا تحفظ ہے مگر قانون کے نام میں عنوان" ٹرانس جینڈر شخص کے حقوق کا تحفظ" دیا گیا ہے۔
- قانون کی دفعہ نمبر 2اِی (e) میں جنس کے اظہار(Gender Expression) اور دفعہ نمبر 2ایف میں جنسی شناخت(Jender Identity) کی تعریف ذکر کی گئی ہے۔
- قانون کی دفعہ نمبر 2این میں ٹرانس جینڈر کی تعریف اور اس کا مصداق ذکر کیا گیا ہے، جس میں پیدائشی خنثیٰ کے علاوہ حادثاتی طور پر نامرد ہونے والے شخص کے ساتھ ہر ایسے مرد وعورت کو بھی داخل کیا گیا ہے جس کی ذاتی جنسی شناخت یا جنس کا اظہار اس کی پیدائشی جنس سے مختلف ہو۔
- قانون کی دفعہ نمبر 3 کی ذیلی شق نمبر 1 کے تحت ٹرانس جینڈر کو اپنے ذاتی ادراک کے مطابق کسی بھی جنس میں اپنی شناخت کروانے کا حق دیا گیا ہے۔
- قانون کی دفعہ نمبر 3 کی ذیلی شق نمبر 2 کے تحت نادرا اور دیگر تمام حکومتی اداروں کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ ٹرانس جینڈر کی مرضی کے مطابق اس کی جنس رجسٹر کریں۔
- دفعہ نمبر 7 تا 16 میں ٹرانس جینڈر کے حقوق بیان کیے گئے ہیں، جیسے تعلیم اور ووٹ وغیرہ۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

❖ دفعہ نمبر 17 میں ٹرانس جینڈر کے بھیک مانگنے پر پابندی اور اس کی سزا بیان کی گئی ہے۔

اس اجمال کے بعد اب قانون کے ان پہلوؤں کا جائزہ لیا جاتا ہے جو تعبیری، قانونی اور شرعی اعتبار سے درست نہیں ہیں، شرعی نقطہ نظر سے اس قانون میں کئی اعتبار سے چار بنیادی مفاسد، غلطیاں اور خرابیاں ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

**شرعی فساد نمبر 1: قانون کا نام رکھنے میں غلطی:**

اس ایکٹ کا نام "Transgender Persons (Protection of Rights)" رکھا گیا ہے، اس میں انگریزی لفظ ٹرانس جینڈر استعمال کیا گیا ہے، لہذا اس قانون کو سمجھنے کے لیے ٹرانس جینڈر کا معنی اور مفہوم سمجھنا ضروری ہے، ٹرانس جینڈر ایک جدید مبہم اصطلاح ہے، لغوی معنی کے اعتبار سے یہ انگریزی کے دو الفاظ "trans" اور "gender" کا مرکب ہے، "trans" کا لفظ "Transmation" کا مخفّف ہے، جس کا معنی تبدیلی ہے (آکسفورڈ ڈکشنری: صفحہ: 1867) اور "gender" صنف یا جنس کو کہتے ہیں۔ نیز مذکر و مؤنث دونوں اصناف کے لیے بھی جینڈر "gender" استعمال ہوتا ہے۔ اس طرح ان دو الفاظ سے مرکب ٹرانس جینڈر "Transgender" کے لفظی معنی عربی میں متحول الجنس اور اردو میں جنس تبدیل کرنے والے کے ہیں، یعنی لڑکا سے لڑکی یا لڑکی سے لڑکا بننے والا۔

اصطلاحی طور پر ٹرانس جینڈر ایک ایسا شخص کہلاتا ہے جو اپنی اس جنس سے اختلاف کرے جو اس کی پیدائش کے وقت شناخت کی گئی تھی۔ چنانچہ انگلش ڈکشنری میں ٹرانس جینڈر کی تعریف درج ذیل الفاظ میں ذکر کی گئی ہے:

> Definition of transgender:
> a person whose gender identity differs from the sex the person had or was identified as having at birthespecially of relating to, or being a person whose gender identity is opposite the sex the person had or was identified as having at birth.[1]

اقوامِ متحدہ کی ویب سائٹ پر ٹرانس جینڈر کی تعریف درج ذیل الفاظ میں ذکر کی گئی ہے، دیکھیے عبارت:

---

[1] https://www.merriam-webster.com/dictionary/transgender.



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

Gender identity refers to a person's experience of their own gender. Transgender people have a gender identity that is different from the sex that they were assigned at birth. A transgender or trans person may identify as a man, woman, transman, transwoman, as a non-binary person, and with other terms such as hijra, third gender, two-spirit, travesti, fa'afafine, genderqueer, transpinoy, muxe, waria and meti. Gender identity is different from sexual orientation Trans people may have any sexual orientation, including heterosexual, homosexual, bisexual and asexual.[1]

ٹرانس جینڈر کی ان تعریفات کی روشنی میں دو باتیں بالکل واضح ہیں:

اول: یہ کہ ٹرانس جینڈر ہونے یا نہ ہونے کا تعلق جنس/صنف کے بارے میں کسی شخص کے ذاتی احساس اور ذہنی رجحان سے ہے، کیونکہ ٹرانس جینڈر شخص اپنے ذاتی احساسات اور ذہنی رجحانات کی بنیاد پر اپنی پیدائشی جنس کو قبول نہیں کرتا، بلکہ وہ اپنی جنس کو اپنی پیدائشی جنس کے مخالف قرار دیتا ہے، اس کا جنسی خواہش ہونے یا نہ ہونے سے تعلق نہیں ہے، چنانچہ درج بالا عبارت میں یہ بھی مذکور ہے کہ ایک ٹرانس جینڈر ہم جنس پرست، مخالف جنس پرست، دونوں جنسوں کی طرف رجحان رکھنے والا اور کسی کی طرف بھی جنسی رجحان نہ رکھنے والا ہو سکتا ہے۔

دوم: یہ کہ ٹرانس جینڈر ہونے کا تعلق جنسی اعضاء میں خلل ہونے سے بھی نہیں، چنانچہ عموماً ٹرانس جینڈر شخص کے جنسی اعضاء میں کسی قسم کا خلل یا نقص نہیں ہوتا، بلکہ جسمانی ساخت کے لحاظ سے وہ ایک کامل مرد یا عورت ہوتی ہے اور اس میں نفسانی اور جنسی خواہش بھی موجود ہوتی ہے۔[2]

[1] UNFE.org.

[2] واضح رہے کہ اسلام آباد کے سائیکالوجسٹ ڈاکٹر عنصر جاوید صاحب نے بتایا کہ بعض اوقات آدمی بغیر کسی نفسانی خواہش اور غلط نظریے کے حقیقتاً وہ اپنے آپ کو دوسری جنس سمجھنے لگتا ہے، یہ ایک نفسیاتی بیماری ہے، جس کو میڈیکل میں جینڈر ڈسفوریا (Gender Dysphoria) کہتے ہیں، اس بیماری میں مبتلا شخص کو بھی ٹرانس جینڈر کہا جاتا ہے، اس بیماری کا نفسیاتی علاج کیا جاتا ہے، جس سے مریض بالکل تندرست ہو جاتا ہے۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

ٹرانس جینڈر کے حوالے سے یہ دونوں باتیں خنثی سے مختلف ہیں، جو اس بات کی دلیل ہے کہ ٹرانس جینڈر خنثی کا ہم معنی لفظ نہیں، بلکہ لغوی اور اصطلاحی اعتبار سے دونوں میں فرق ہے، چنانچہ ذیل میں خنثی کی تعریف ملاحظہ فرمائیں:

**خنثی (Intersex) کی تعریف:**

خنثی عربی زبان کا لفظ ہے، یہ وہ شخص ہے جس کے جنسی اعضاء میں پیدائش کے وقت سے ہی کچھ خلل اور نقص ہو، چنانچہ اقوامِ متحدہ کی ویب سائٹ پر خنثی کی تعریف درج ذیل الفاظ میں ذکر کی گئی ہے:

INTERSEX / SEX CHARACTERISTICS:
Intersex people are born with physical or biological sex characteristics, such as sexual anatomy, reproductive organs, hormonal patterns and/or chromosomal patterns, which do not fit the typical definitions of male or female. These characteristics may be apparent at birth or emerge later in life, often at puberty. Intersex people can have any sexual orientation and gender identity.[1]

مشہور انگلش ڈکشنری میریم ویبسٹر میں بھی خنثی کی یہی تعریف مذکور ہے، دیکھیے عبارت:

Definition of intersex/hermaphrodite:
The condition (such as that occurring in congenital adrenal hyperplasia or androgen insensitivity syndrome) of either having both male and female gonadal tissue in one individual or of having the gonads of one sex and external genitalia that is of the other sex or is ambiguous.[2]

---

[1] https://www.unfe.org/definitions/

[2] https://www.merriam-webster.com/dictionary/intersexuality



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

مذکورہ بالا دونوں عبارتوں کا حاصل یہ ہے کہ جس فرد میں نر اور مادہ دونوں کے تناسلی اعضاء (Gonadal Tissue) ہوں یا ایک جنس کے Gonadal Tissue ہوں اور دوسرے کے External Tissues ہوں یا دوسری جنس کے Tissues مبہم ہوں، وہ خنثیٰ کہلائے گا۔

اس سے معلوم ہوا کہ خنثیٰ (Intersex/Hermaphrodite) ہونا ایک حقیقی طبعی وجسمانی حالت ہے، جس میں اس کے پیدائشی جنسی تولیدی اعضاء میں خلل اور نقص ہوتا ہے، جس کی وجہ سے اس کی جنس واضح نہیں ہوتی۔

شرعی اعتبار سے بھی خنثیٰ صرف اسی انسان کو کہا جاتا ہے جس کے مردانہ اور زنانہ دونوں قسم کے جنسی اعضاء موجود ہوں یا یہ دونوں اعضاء موجود نہ ہوں، چنانچہ علامہ حصکفی رحمہ اللہ نے خنثیٰ کی درج ذیل الفاظ میں تعریف کی ہے:

**الدر المختار مع حاشية ابن عابدين (727/6) دار الفكر-بيروت:**

وهو ذو فرج وذكر أو من عرى عن الاثنين جميعا، فإن بال من الذكر فغلام، وإن بال من الفرج فأنثى وإن بال منهما فالحكم للأسبق، وإن استويا فمشكل، ولا تعتبر الكثرة.

یہ تعریف چاروں مذاہب (حنفیہ، مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ) کے فقہائے کرام رحمہم اللہ نے اپنی اپنی کتبِ فقہ میں ذکر فرمائی ہے۔ گویا کہ شریعت اور طب کا اس پر اتفاق ہے کہ خنثیٰ صرف وہ انسان ہوتا ہے جس کے جنسی اعضاء میں پیدائش کے وقت سے ہی نقص ہو، ذیل میں احناف کے علاوہ مذاہبِ ثلاثہ کی عبارات بھی ملاحظہ فرمائیں:

**الفروع وتصحيح الفروع (52/8) محمد بن مفلح بن محمد بن مفرج الحنبلي (المتوفى: 763هـ) مؤسسة الرسالة:**

باب ميراث الخنثى: وهو من له شكل ذكر رجل وفرج امرأة، فإن بال أو سبق بوله من ذكره فهو ذكر، نص عليه، وعكسه أنثى، وإن خرج منهما معا اعتبر أكثرهما، فإن استويا فمشكل.

**الحاوي الكبير (168/8) دار الكتب العلمية، بيروت:**

قال الشافعي: الخنثى هو الذي له ذكر كالرجال وفرج كالنساء أو لا يكون له ذكر ولا فرج ويكون له ثقب يبول منه، وهو وإن كان مشكل الحال فليس يخلو أن يكون ذكرا أو أنثى، وإذا كان كذلك، نظر، فإن كان يبول من أحد فرجيه فالحكم له، وإن كان بوله من ذكره فهو ذكر يجري عليه حكم الذكور في الميراث وغيره ويكون الفرج عضوا زائدا وإن كان بوله من



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

فرجه فهو أنثى يجري عليه أحكام الإناث في الميراث وغيره ويكون الذكر عضوا زائدا لرواية الكلبي عن أبي صالح عن ابن عباس عن النبي - صلى الله عليه وسلم - أنه سئل عن مولود ولد له ما للرجال وما للنساء فقال - صلى الله عليه وسلم - يورث من حيث يبول.

**المعونة على مذهب عالم المدينة (ص: 1657) أبو محمد عبد الوهاب بن علي بن نصر الثعلبي البغدادي المالكي (المتوفى: 422هـ) المكتبة التجارية، مكة المكرمة:**

الخنثى يعتبر منها بالمبال، فإن بال من الذكر حكم له بحكم الذكر، وإن بال من الفرج حكم بحكم الأنثى، وإن بال منهما جميعا فهو الخنثى المشكل فيكون له نصف ميراث الذكر ونصف ميراث الأنثى متفق عليه.

**ٹرانس جینڈر اور خنثیٰ میں فرق کا خلاصہ:**

ٹرانس جینڈر اور خنثی کی تعریفات سے یہ بات بالکل واضح اور عیاں ہو جاتی ہے کہ ٹرانس جینڈر اور خنثی/خواجہ سرا ایک دوسرے کے ہم معنی لفظ نہیں، بلکہ ان میں سے ہر ایک مستقل اصطلاح ہے اور اصطلاحی اعتبار سے ہر ایک کا معنی اور مصداق بھی جدا جدا ہے، ٹرانس جینڈر کا مصداق وہ شخص ہے جو اپنے ذاتی احساسات یا نفسیاتی عارضے یا نفسانی خواہش کی بنیاد پر اپنی پیدائشی جنس کا انکار کرے، خواہ وہ جسمانی ساخت کے لحاظ سے مکمل مرد یا مکمل عورت ہو۔ جبکہ خنثی شرعی وطبّی لحاظ سے صرف اسی شخص کو کہتے ہیں جس کی جسمانی ساخت (جنسی اعضاء وغیرہ) میں پیدائشی خلل ہو اور اس کی وجہ سے اس کی جنس واضح نہ ہو۔

**ٹرانس جینڈر کا عنوان درست نہ ہونے کی وجوہات:**

جب پیچھے ذکر کی گئی تفصیل سے ٹرانس جینڈر اور خنثی کے معنی ومفہوم اور مصداق میں فرق واضح ہوا تو اس سے مذکورہ قانون میں درج ذیل خرابیاں معلوم ہوئیں:

**الف:** خنثی کو ٹرانس جینڈر کے لفظ سے تعبیر کرنا لغتاً وشرعاً غلط ہے، کیونکہ انگریزی میں خنثی کے لیے ٹرانس جینڈر کی بجائے انٹر سیکس (Intersex) کا لفظ استعمال ہوتا ہے، ٹرانس جینڈر کا خنثی کے لیے استعمال کسی لغت میں نہیں ملتا۔ اس کی باقی تفصیل پیچھے گزر چکی ہے۔

**ب:** ٹرانس جینڈر غیر فطری اور غیر شرعی نظریہ جنسی شناخت (Gender Identity) پر مبنی اصطلاح ہے، اس کو قانون میں ذکر کرنا اس غیر اسلامی نظریے کو قبول کرنے اور فروغ دینے کے مترادف ہے، چنانچہ قانون کی دفعہ نمبر 2 ای (e) میں جنس کے اظہار (Gender Expression) اور دفعہ



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

نمبر2 الیف (f) جنسی شناخت (Gender Identity) کی تعریفات سے بھی اس نظریے کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے، اس نظریے کی مزید تفصیل آگے آرہی ہے۔

ج: اس قانون کا مقصد خنثی کے حقوق کا تحفظ ہے، جبکہ ٹرانس جینڈر کا عنوان اختیار کر کے ایسے لوگوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جو طبّی و شرعی اعتبار سے خنثی میں داخل نہیں، لہذا یہ تاثر قطعی طور پر غلط ہے کہ یہ ایکٹ خنثی کے حقوق کے تحفظ کے لیے بنایا گیا ہے۔[1]

**شرعی فساد نمبر2: ٹرانس جینڈر کا مصداق ٹھہرانے میں غلطی:**

قانون کی دفعہ نمبر2 این (n) کے تحت قانون کی نظر میں "Transgender" کا مصداق بیان کیا گیا ہے اور اس میں درج ذیل تین قسم کے افراد کو شامل کیا گیا:

**الف:** جو پیدائشی طور پر خنثی ہو، یعنی اس میں مرد اور عورت دونوں کی علامات موجود ہوں یا اس کے جنسی اعضاء میں ابہام ہو۔

**ب:** جو پیدائشی طور پر کامل مرد ہو، مگر بعد میں کسی حادثہ (Accident) کی وجہ سے اس کی مردانہ صلاحیت ختم ہو جائے یا وہ خصی ہو جائے۔

**ج:** ٹرانس جینڈر مرد و عورت، خواجہ سرا اور کوئی بھی ایسا شخص جو اپنی صنفی شناخت اپنی پیدائش کے وقت بتائی گئی جنس سے مختلف محسوس کرے۔

جبکہ اگر اس قانون کا مقصد خنثی کے حقوق کا تحفظ ہے اور اس جگہ بیانِ مصداق سے مقصود بھی خنثی کا مصداق متعین کرنا ہے تو یہاں خنثی کے مصداق میں "ب" اور "ج" میں ذکر کردہ افراد کو شامل کرنا شرعی اور طبّی ہر لحاظ سے غلط ہے، کیونکہ شرعاً وطباً خنثی ہونے کے لیے جسمانی ساخت میں نقص ہونا ضروری ہے، جیسا کہ مذاہبِ اربعہ، اقوامِ متحدہ اور انگلش ڈکشنری کے حوالہ جات پیچھے گزر چکے ہیں، لہذا یہاں ٹرانس جینڈر کے مصداق میں تین افراد کو شامل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ اس قانون کا مقصد معاشرے کے ہر فرد (خواہ وہ کامل مرد و عورت ہو یا حادثاتی طور پر وہ جنسی صلاحیت کھو دے) کو اپنی پیدائشی جنس کے خلاف تبدیلِ جنس اور

---

[1] واضح رہے کہ ٹرانس جینڈر اور خنثی سے متعلق یہاں تک ذکر کی گئی مکمل بحث کو کراچی کے ڈاکٹر فرحان صدیقی کنسلٹنٹ یورالوجسٹ اینڈ انٹرالوجسٹ (Consultant Urologist and Enterologist) اور بعض دیگر ڈاکٹروں سے مشاورت کے بعد فائنل کیا گیا ہے۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

تعیینِ جنس کی اجازت دینا ہے، جبکہ یہ بات واضح طور پر قرآن وسنت کی تصریحات کے خلاف ہے، چنانچہ اس کی مزید تفصیل آگے دفعہ نمبر 3 کے تحت آرہی ہے۔

**شرعی فساد نمبر 3: ٹرانس جینڈر کو اپنی شناخت ذاتی رجحان کے مطابق کروانے کا اختیار دینا (Self Perceived Gender Identity):**

قانون کی دفعہ نمبر 3 کی ذیلی شق نمبر 1 کے تحت ٹرانس جینڈر شخص کو اپنی جنس کی شناخت اپنی خواہش کے مطابق کسی بھی جنس سے کروانے کا حق دیا گیا ہے، قانون کی اس دفعہ میں اصل غلطی یہ ہے کہ یہ دفعہ جنس کی شناخت (Gender Identity) کے غیر شرعی اور غیر فطری نظریے پر مبنی ہے، جو اقوامِ متحدہ کے قانون کے تو مطابق ہے، مگر اسلامی قانون اور شریعت کے خلاف ہے، کیونکہ یہاں بھی ٹرانس جینڈر کا لفظ استعمال کر کے عام مرد وعورت دونوں کو شامل کیا گیا ہے، لہذا اس اطلاق کی رُو سے مذکورہ دفعہ سے درج ذیل دو غیر شرعی اور ناجائز چیزوں کی گنجائش نکلتی ہے:

**الف: حقیقی جنس کے خلاف جنسی شناخت کا حق دینا:**

ایک غیر شرعی گنجائش یہ نکلتی ہے کہ اس دفعہ کی رُو سے کوئی مرد اپنی شناخت عورت سے اور کوئی عورت اپنی شناخت مرد سے کرواسکے گا، جبکہ یہ بات قرآن وسنت کی تعلیمات کے مخالف ہے، کیونکہ شرعاً ہر فرد کی جنس کا تعین اللہ تعالیٰ کا طے شدہ فیصلہ ہے، چنانچہ مسلم شریف کی حدیثِ صحیح میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان منقول ہے کہ ماں کے پیٹ میں نطفہ پر جب بیالیس دن گزر جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو بھیجتے ہیں جو اس کی شکل وصورت، اعضاء، گوشت اور ہڈیاں بناتا ہے، پھر وہ فرشتہ اللہ تعالیٰ سے پوچھتا ہے کہ یارب! اس کو مذکر بنانا ہے یا مؤنث؟ تو اللہ تعالیٰ اپنی مشیت کے مطابق اس کے مذکر یا مؤنث ہونے کا فیصلہ فرماتے ہیں۔ حدیث کی سند اور متن ملاحظہ فرمائیں:

**صحيح مسلم (2037/4، رقم الحديث: 2645) باب كيفية خلق الادمى فى بطن أمه، دار إحياء التراث العربي، بيروت:**

حدثني أبو الطاهر أحمد بن عمرو بن سرح، أخبرنا ابن وهب، أخبرني عمرو بن الحارث، عن أبي الزبير المكي، أن عامر بن واثلة، حدثه أنه سمع عبد الله بن مسعود، يقول: الشقي من شقي في بطن أمه والسعيد من وعظ بغيره، فأتى رجلا من أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يقال له: حذيفة بن أسيد الغفاري، فحدثه بذلك من قول ابن مسعود فقال: وكيف يشقى رجل بغير عمل؟ فقال له الرجل: أتعجب من ذلك؟ فإني سمعت



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

رسول الله صلى الله عليه وسلم، يقول: "إذا مر بالنطفة ثنتان وأربعون ليلة، بعث الله إليها ملكا، فصورها وخلق سمعها وبصرها وجلدها ولحمها وعظامها، ثم قال: يا رب أذكر أم أنثى؟ فيقضي ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب أجله، فيقول ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يقول: يا رب رزقه، فيقضي ربك ما شاء، ويكتب الملك، ثم يخرج الملك بالصحيفة في يده، فلا يزيد على ما أمر ولا ينقص".

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی انسان کا مرد یا عورت ہونا خالص اللہ تعالیٰ کا تکوینی فیصلہ ہے، جس کی پہچان کا معیار انسانوں کے حق میں جسمانی ساخت کو بنایا گیا ہے، لہذا جس کے جسمانی اعضاء مردوں والے ہوں وہ شرعا مرد شمار ہوگا اور جس کے جسمانی اعضاء عورتوں والے ہوں وہ شرعا عورت شمار ہوگی، اس میں کسی انسان کی مرضی، منشاء اور ذاتی احساسات ورجحانات کا کوئی عمل دخل نہیں ہے

ایک اور حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے مردوں پر لعنت فرمائی جو عادات وغیرہ میں عورتوں کی طرح بننے کی کوشش کرتے ہیں اور ایسی عورتوں پر لعنت فرمائی جو مردوں کی مشابہت اختیار کرتی ہیں، حدیث کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

**مسند أحمد ط الرسالة (28/4، رقم الحديث: 2123) مؤسسة الرسالة، بيروت:**

حدثني يزيد، أخبرنا هشام، عن يحيى، عن عكرمة، عن ابن عباس: "أن النبي صلى الله عليه وسلم لعن المخنثين من الرجال، والمترجلات من النساء"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اللہ نے جس کو مرد بنایا ہے اس کے لیے دوسری جنس یعنی عورت کی مشابہت اختیار کرنا جائز نہیں، اسی طرح جس کو اللہ تعالیٰ نے عورت بنایا ہے اس کے لیے مرد کی مشابہت اختیار کرنا ناجائز ہے، جب دوسری جنس کی مشابہت سے منع کیا گیا ہے تو اپنی جنس کی شناخت دوسری جنس سے کروانا شرعی اعتبار سے بدرجہ اولیٰ ناجائز اور ممنوع ہے۔

**ب: اپنی جنس تبدیل کروانے کی اجازت دینا: (Transsexual)**

دوسری غیر شرعی گنجائش یہ کہ اس دفعہ کی رُو سے تبدیلِ جنس کا راستہ نکلتا ہے، کیونکہ جب ہر شخص کو اپنی خواہش کے مطابق تمام دستاویزات میں اپنی جنس کے انتخاب اور اندراج کا قانونی حق حاصل ہوگا تو اس کے ضمن میں اس کو یہ حق بھی حاصل ہوگا کہ وہ اپنے قانونی کاغذات اور دستاویزات کے مطابق آپریشن کے ذریعہ اپنی ظاہری جسمانی ساخت کو تبدیل کروالے، مثلا ایک کامل مرد اپنی مردانہ ساخت کو ختم کروا کے نسوانی ساخت بنوالے یا اس کا برعکس بن جائے۔ حالانکہ اپنی جنس تبدیل کروانا شریعت کی رُو سے قطعا حرام اور ناجائز



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

ہے، چنانچہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ جانوروں کے کان وغیرہ کاٹتے تھے تو اللہ تعالی نے قرآن کریم میں جانوروں کے اعضاء وغیرہ کاٹ کر اللہ کی بنائی ہوئی مخلوق میں تبدیلی کرنے سے منع فرماتے ہوئے اس فعل کو شیطانی کام قرار دیا اور اس جرم کا ارتکاب کرنے والے افراد کا ٹھکانہ جہنم قرار دیا، دیکھیے قرآن کی آیتِ مبارکہ :

**القرآن الکریم [النساء: 119-121]:**

{وَلَأُضِلَّنَّهُمْ وَلَأُمَنِّيَنَّهُمْ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُبَتِّكُنَّ آذَانَ الْأَنْعَامِ وَلَآمُرَنَّهُمْ فَلَيُغَيِّرُنَّ خَلْقَ اللَّهِ وَمَنْ يَتَّخِذِ الشَّيْطَانَ وَلِيًّا مِنْ دُونِ اللَّهِ فَقَدْ خَسِرَ خُسْرَانًا مُبِينًا (119) يَعِدُهُمْ وَيُمَنِّيهِمْ وَمَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطَانُ إِلَّا غُرُورًا (120) أُولَئِكَ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ وَلَا يَجِدُونَ عَنْهَا مَحِيصًا}

اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر کے تحت علامہ فخر الدین رازی، علامہ قرطبی، علامہ آلوسی اور دیگر تمام مفسرین نے اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں صفتِ تخلیق تبدیل کرنے کو ناجائز اور حرام قرار دیا ہے، اسی لیے مذاہب اربعہ کے تمام فقہائے کرام کا قدرت کی تخلیق میں تبدیلی کی حرمت پر اتفاق ہے، لہذا اس قانون میں مرد و عورت کو سرجری کے ذریعہ اپنی جنس تبدیل کرنے کی اجازت دینا قرآن کے حکم کی مخالفت ہے اور یہ درحقیقت قدرت کی تخلیق میں چھیڑ چھاڑ نظامِ فطرت کے بگاڑ کا باعث ہے، اس لیے اسلام ہر اس فعل سے سختی سے منع کرتا ہے جس سے فطرتِ صحیحہ میں بگاڑ پیدا ہوتا ہو، چنانچہ خودکشی کرنا، اپنے اعضاء کاٹنا، اپنے آپ کو حیوانات کی شکل دینا یا اپنے جنسی اعضاء تبدیل کروانا قطعاً حرام اور ممنوع ہے، چنانچہ امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک حدیث نقل کی ہے، جس میں حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے سوئی وغیرہ کے ذریعہ جسم گودنے والی، جسم گدوانے والی، پیشانی کے بال اکھاڑنے والی اور حسن کے لیے اپنے دانتوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے والی خواتین پر لعنت فرمائی اور اس کی وجہ یہ بیان فرمائی کہ یہ اللہ تعالی کی پیدا کردہ چیز میں تبدیلی کرنے والی ہیں، پھر فرمایا کہ میں اس پر کیوں لعنت نہ کروں جس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی؟ حدیث کی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

**صحيح البخاري (166/7، رقم الحديث: 5943) دار طوق النجاة:**

حدثني محمد بن مقاتل، أخبرنا عبد الله، أخبرنا سفيان، عن منصور، عن إبراهيم، عن علقمة، عن ابن مسعود رضي الله عنه قال: «لعن الله الواشمات والمستوشمات، والمتنمصات والمتفلجات للحسن، المغيرات خلق الله» مالي لا ألعن من لعنه رسول الله صلى الله عليه وسلم، وهو في كتاب الله.

جب ان کاموں پر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لعنت وارد ہوئی ہے تو انسانی جنس کو تبدیل کرنا ان کی بنسبت بہت بڑا جرم ہے، لہذا اس سے اجتناب انتہائی ضروری ہے۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

**ٹرانس جینڈر اصطلاح کی بنیاد جنسی شناخت (Gender identity) کا نظریہ:**

ٹرانس جینڈر اصطلاح کی بنیاد جنسی شناخت (Gender identity) کا نظریہ ہے، "Gender identity" کا لغوی معنی اپنی جنس کی شناخت اور پہچان ہے، اصطلاحی معنی کے اعتبار سے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے ذاتی احساسات، جذبات، اندرونی کیفیات اور اپنی خصوصیات کا جائزہ لے کر اپنی جنس کی شناخت کرنا، یہ نظریہ 1964ء میں ایک انگریز سائنس دان رابرٹ جے ڈاٹ سٹالر (Robort J. Stoller) نے پیش کیا، اس کا کہنا تھا کہ جنس کی شناخت "Gender identity" انسان کی ذاتی خصوصیت ہے، اس میں ظاہری جنسی اعضاء کو کوئی دخل نہیں ہے، بلکہ اس کا انسان کے اپنے ذاتی احساسات، جذبات، اندرونی کیفیات، معاشرتی رہن سہن اور طور طریقوں سے تعلق ہے، جنس سے متعلقہ تعلیم (Gender Studies) میں اس کو مردانہ خصوصیات "Masculinity/Masculine social role" اور نسوانہ خصوصیات "Femininity/Feminine social role" سے تعبیر کیا جاتا ہے اور یہ چیزیں ہر انسان میں مختلف ہو سکتی ہیں، لہذا ظاہری جنسی اعضاء سے قطع نظر ہر آدمی ان سب چیزوں کے مجموعہ کا جائزہ لے کر اپنی جنس کی پہچان کر سکتا ہے۔ جنس سے متعلقہ تعلیم (Studies Gender) میں اس کی ضاحت درج ذیل ہے:

جینڈر اسٹڈیز میں جینڈر (Gender) اور سیکس (Sex) میں فرق کیا جاتا ہے، سیکس کا مطلب انسان کا میل (Male) یا فی میل (Female) یا خنثیٰ/انٹر سیکس (Intersex) ہونا ہے، جبکہ جینڈر کا مطلب انسان کا مین (Man) یا وومین (Woman) ہونا ہے، پھر اس میں جنسی شناخت کا اصول یہ ہے کہ اگر میل (جس کے جنسی اعضاء مردانہ ہوں) میں مردانہ خصوصیات (Masculinity) ہوں تو وہ مین (Man) یعنی مرد کہلائے گا، اگر فی میل (جس کے جنسی اعضاء نسوانی ہوں) میں نسوانی خصوصیات (Femininity) ہوں تو وہ وومین (Woman) یعنی عورت کہلائے گی، جبکہ اس کے برعکس اگر میل اپنے اندر نسوانی خصوصیات (Femininity) محسوس کرے تو اس کو ٹرانس وومین (Transwoman) اور اگر فی میل اپنے اندر مردانہ خصوصیات (Masculinity) محسوس کرے تو اس کو ٹرانس مین (Transman) کہا جاتا ہے، انہیں ٹرانس مین اور ٹرانس وومین کو ٹرانس جینڈر (Transgender) یعنی اپنی پیدائشی جنس کو تبدیل کرنے والا شخص کہا جاتا ہے۔ نیز مردانہ خصوصیات میں مردانگی، غیر جذباتی ہونا، جارحانہ رویہ رکھنا، سخت جسم والا ہونا، مسابقت کا جذبہ ہونا، مضبوط اور فعال ہونا



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

وغیرہ شامل ہیں، جبکہ نسوانی خصوصیات میں نسوانیت، جذباتی ہونا، حساس ہونا، معصوم، کمزور ہونا، مطیع ہونا، انفعالیت یعنی تاثر لینے والا ہونا وغیرہ شامل ہیں۔ اور ان چیزوں کا تعلق معاشرے اور ماحول سے بھی ہوتا ہے، اس لیے جنسی شناخت کے نظریے کی اصل ہر انسان کا اپنے اندر ان مردانہ یا زنانہ خصوصیات کو محسوس کرنا ہے، جنسی شناخت کے نظریے کے مطابق اسی احساس (Feeling) کی بنیاد پر ہر آدمی اپنی جنس کا تعین اور شناخت کر سکتا ہے۔[1]

چنانچہ اس نظریہ کے مطابق اقوام متحدہ کا قانون ہر شخص کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنے احساس اور رجحان کے مطابق اپنی جنس/صنف کا تعین خود کرے، چنانچہ اقوام متحدہ کی ویب سائٹ سے لی گئی عبارت ملاحظہ فرمائیں:

> Recognition of gender identity:
> Everyone has the right to be recognized as a person before the law. The United Nations has affirmed the right of trans persons to legal recognition of their gender identity and a change of gender in official documents, including birth certificates, without being subjected to onerous and abusive requirements. This right is violated in all regions. Many countries deny trans people any possibility of obtaining legal recognition of their gender identity. Many of those that do provide for legal recognition, force trans individuals to meet various conditions before their identity can

---

[1] Explanation:

Sex : Male, Female and intersex

Man= Male + Masculine social role.

Woman = Female + Feminine social role.

Masculinity : independent, non-emotional, aggressive, tough skinned, competitive, strong, active,, hard, aggressive, rebellious .

Femininity : dependent, emotional, sensitive, quiet, graceful, innocent, weak, nurturing, submissive, accepting .

Gender Identity : The deeply felt and experienced sense of a male in opting masculine social role or feminine social role. And the deeply felt and experienced sense of a female in opting masculine social role or feminine social role .

Gender Role : Role assigned by the society based on different sexes. Gender studies believe that these roles are defined by social construct .

be recognized – including sterilization, sex-assignment surgery or treatment, psychiatric diagnosis of gender identity disorder, divorce and confinement in psychiatric institutions. In most countries minors and nonbinary people have no access to recognition of their gender identity.[1]

ٹرانس جینڈر کے تصور کے حوالے سے بنیاد کی حیثیت رکھنے والا یہ نظریہ جنس کے بارے میں اسلام کے نقطۂ نظر کے بالکل مخالف ہے، کیونکہ اس میں مرد وعورت کی جنس کا مدار ذاتی احساسات وخیالات یا مردانہ و زنانہ رجحانات پر رکھا گیا ہے، نہ کہ ظاہری جنسی اعضاء کی بنیاد پر۔ جبکہ اسلام یہ کہتا ہے کہ ہر شخص کی جنس قدرتی طور پر اللہ تعالی کی طرف سے متعین کردہ ہے، اس میں انسان کے ذاتی احساسات وخیالات اور مردانہ و زنانہ رجحانات کا کوئی دخل نہیں ہے، چنانچہ اسلام کی رُو سے ہر شخص کی جنس کا فیصلہ انسان کے ظاہری جنسی اعضاء اور باطنی تولیدی اعضاء کی بنیاد پر ہوتا ہے، گویا کہ اسلام میں جنس کی تعیین کا اختیار انسان کے پاس نہیں ہے، بلکہ یہ ایک غیر اختیاری اور قدرتی معاملہ ہے، جس میں قدرتی جسمانی اعضاء کی بنیاد پر ہی فیصلہ کرنا لازم ہے، حتی کہ اگر کسی کے جنسی اعضاء میں کوئی ابہام ہو تو بھی جنس کا فیصلہ اس کے غالب ظاہری اور باطنی تولیدی اعضاء کی بنیاد پر ہوگا، جن کی تعیین آج جدید طبی ذرائع سے کوئی مشکل نہیں رہی، وہ اس طرح کہ اس کے اندر مرد وعورت میں سے جس جنس کی علامات زیادہ ہوں وہی جنس اس کے لیے متعین ہوگی۔

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ ٹرانس جینڈر کی اصطلاح اس شخص کے لیے وضع کی گئی جو اپنے ذاتی احساسات اور ذہنی رجحانات کی بنیاد پر اپنی پیدائشی جنس سے اختلاف کرے۔

یہ بات یاد رہے کہ اگرچہ اصل کے اعتبار سے ٹرانس جینڈر کے پیچھے ذاتی احساسات ورجحانات کی بنیاد پر اپنی جنس کی شناخت کا نظریہ کارفرما ہے، جس کا اصل مصداق صرف وہ شخص ہے جو ذہنی طور پر اپنی پیدائشی جنس کو قبول نہ کرے، مگر اب مغرب میں یہ اصطلاح مطلق طور پر ہر اس شخص کے لیے استعمال ہونے لگی ہے جو اپنی پیدائشی جنس کا انکار کرے، خواہ اس کے پیچھے اس نظریے کی بنیاد پر اس کے ذاتی احساسات ورجحانات ہوں یا اس کے انکار کی وجہ محض نفسانی خواہش ہو یا وہ حقیقتاً کسی نفسیاتی عارضے کی وجہ سے اس کیفیت میں مبتلا ہو، جس کو میڈیکل میں جنیڈر ڈیسفوریا (Gender Dysporia) کہا جاتا ہے۔

---

[1] UNFE.org



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

**خنثیٰ کو تعیینِ جنس کا اختیار دینے کا حکم:**

اس دفعہ نمبر 3 میں ٹرانس جینڈر کے ساتھ خنثیٰ (Intersex) کو بھی یہ اختیار دیا گیا ہے کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق شناختی کارڈ اور دیگر دستاویزات میں اپنی کوئی بھی جنس لکھوا سکتا ہے، جبکہ اسلامی تعلیمات کی رُو سے خنثیٰ کو مطلق طور پر یہ اختیار دینا غلط اور ناجائز ہے، کیونکہ خنثیٰ کی تعیینِ جنس کے بارے میں مذاہبِ اربعہ کے فقہائے کرام رحمہم اللہ نے احادیث کی روشنی میں یہ اصول لکھا ہے کہ بلوغت سے پہلے اگر وہ ذکر (آلۂ تناسل) کے راستے سے پیشاب کرے تو ایسا خنثیٰ شریعتِ اسلامیہ کی نظر میں مکمل طور پر مرد شمار ہوتا ہے اور اس سے متعلقہ تمام شرعی احکام بھی مردوں والے ہوں گے، اور اگر وہ فرج کے راستے سے پیشاب کرے تو وہ مکمل عورت شمار ہوتی ہے اور اس کے تمام احکام عورتوں والے ہوں گے، اگر وہ دونوں راستوں سے پیشاب کرے تو وہ خنثیٰ مشکل شمار ہوگا اور احتیاط کے تقاضے کے مطابق اس پر بعض احکام مردوں والے اور بعض عورتوں والے جاری ہوں گے، جیسے نماز میں عورت کے بیٹھنے کی طرح بیٹھنا، ریشمی کپڑا اور زیور نہ پہننا، حالتِ احرام میں سلا ہوا کپڑا پہننا اور کسی مرد یا عورت کے سامنے ستر نہ کھولنا، بغیر محرم کے تنہا سفر نہ کرنا اور کسی نامحرم مرد یا عورت کے ساتھ خلوت نہ کرنا وغیرہ۔

مذاہبِ اربعہ کے فقہائے کرام رحمہم اللہ نے بھی خنثیٰ کی یہی تفسیر نقل کی ہے،[1] اسی لیے امام ابن المنذر اور امام ابن القطان رحمہم اللہ نے اس مسئلے پر اجماع نقل کیا ہے۔ البتہ اُس دور میں فقہائے کرام رحمہم اللہ کا یہ فیصلہ (پیشاب کے راستے سے تعیینِ جنس) محض ایک علامت کے طور پر تھا، چنانچہ علامہ عینی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ پیشاب کا ایک راستے سے آنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہی اصلی عضو ہے، اس سے معلوم ہوا کہ مبال (پیشاب گاہ) تعیینِ جنس کے لیے معیار بنانا محض ایک علامت کے طور پر تھا، اسی لیے بلوغت کے بعد فقہائے کرام رحمہم اللہ نے زنانہ اور مردانہ دیگر علامات جیسے چھاتی کے اُبھرنے وغیرہ کو بھی خنثیٰ کی تعیینِ جنس میں معتبر قرار دیا ہے، جیسا کہ فتاوی ہندیہ میں تصریح کی گئی ہے، لہذا اب عصرِ حاضر میں سائنس کے ترقی یافتہ دور میں الٹراساؤنڈ، ایکسرے اور دیگر ٹیسٹوں (Tests) کے ذریعہ اندرونی اعضاء کی حقیقت بھی معلوم ہو سکتی ہے، اس لیے اب ان ذرائع سے بھی تعیینِ جنس کے سلسلہ میں مدد لی جائے گی، لہذا اب بلوغت

---

1 خنثیٰ کے بارے میں یہ تفصیل مصنف عبد الرزاق (10/ 308) کی ایک روایت میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بھی معلوم ہوتی ہے، انہوں نے خنثیٰ کی میراث کے بارے میں فرمایا کہ اگر وہ ذکر (آلۂ تناسل) کے راستے سے پیشاب کرتا ہے تو وہ مذکر شمار ہوگا۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

سے پہلے اور بعد خنثی کی تعیینِ جنس کا فیصلہ کرنے میں فقہائے کرام رحمہم اللہ کی ذکر کردہ علامات یعنی ظاہری جنسی اعضاء کے ساتھ ساتھ باطنی تولیدی اعضاء اور ہارمونز وکروموسومز کو بھی ملحوظ رکھا جائے گا اور اس کے لیے شریعت کے ماہر علمائے کرام اور میڈیکل کے ماہر ڈاکٹر حضرات پر مشتمل ایک کمیٹی یا بورڈ کا ہونا ضروری ہے، جس کے فیصلے کے بعد خنثی مشکل کو اپنی اصل جنس کی تعیین اور تبیین کی اجازت دی جائے۔

مذکورہ تفصیل خنثی کی تعیینِ جنس سے متعلق تھی، جہاں تک جنس تبدیل کرنے کا تعلق ہے تو عام افراد کی طرح اپنی جنس تبدیل کرنے کا اختیار خنثی کو بھی نہیں ہے اور تبدیلیٔ جنس سے متعلق پیچھے ذکر کی گئی وعید میں ایسا خنثی بھی شامل ہے، جو اپنی مرضی سے اپنی جنس تبدیل کرتا ہے۔ البتہ اگر کوئی مرد یا عورت ایسی ہو، جس کے جنسی اعضاء اور باطنی تولیدی اعضاء میں کچھ ابہام ہو تو اس کے لیے ماہر ڈاکٹر حضرات سے مشاورت اور ٹیسٹوں وغیرہ کے ذریعہ اپنی جنس کی تبیین (مبہم جنس کو ظاہر کرنا) جائز ہے، یہ تبدیلیٔ جنس کے زمرے میں نہیں آئے گا، جیسا کہ پیچھے گزر چکا ہے۔

خلاصہ یہ کہ شریعت وطب کے ماہرین کا اتفاق ہے کہ خواہ خنثی ہو یا کوئی اور کامل انسان، بہر صورت انسانی جسم میں حادثاتی طور پر ہونے والی ظاہری تبدیلی یا انسان کے ذہنی احساسات کی بنیاد پر تعیینِ جنس اور تغییر جنس کا فیصلہ قطعاً نہیں کیا جائے گا، لہذا اس قانون میں فقہائے کرام رحمہم اللہ کی بیان کی گئی علامات اور ظاہری وباطنی اعضائے تولید سے قطع نظر کرکے محض ذاتی پسند وناپسند اور قلبی رجحانات کی بنیاد پر ٹرانس جینڈر کی مبہم اصطلاح کے تحت خنثی سمیت ہر مرد وعورت کو اپنی جنس کے انتخاب کا اختیار دینا شریعت کے احکام کی سراسر مخالفت اور کھلی بغاوت ہے، جس کی قرآن وسنت میں کوئی گنجائش نہیں ہے، نیز اس میں شرعی اور اخلاقی دونوں قسم کے مفاسد پائے جاتے ہیں، جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں:

- اس قانون کی رو سے ایک مرد صرف اپنے احساسات کی بنیاد پر شناختی دستاویزات میں اپنے آپ کو عورت لکھوا کر ان تمام جگہوں پر جا سکتا ہے جو خواتین کے لیے مخصوص کی گئی ہوں، جیسے ہسپتالوں میں مخصوص وارڈز، پبلک مقامات پر خواتین کے لیے مخصوص استنجاخانے (Washrooms) اور خواتین کے لیے اداروں میں کام کرنا وغیرہ، اسی طرح عورت کو بھی اپنی جنس تبدیل کرکے مردوں کی تمام جگہوں پر جانے کا قانوناً اختیار حاصل ہوگا، جس سے فحاشی وعریانی عام ہوگی اور مرد وعورت کے لیے حیاداری کے دائرے میں بے انتہا بگاڑ پیدا ہوگا۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

❖ ایک عورت اپنے آپ کو مرد لکھوا کر وراثت میں قانوناً مرد کے برابر دو حصے لینے کی حق دار ہو گی، جس سے دیگر ورثاء کی حق تلفی ہو گی، جبکہ قرآن کریم کی آیت مبارکہ {لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ} [النساء: 11] میں واضح طور پر لڑکے کا حصہ لڑکی سے دوگنا قرار دیا گیا ہے، اسی طرح مرد کو بھی یہ اختیار حاصل ہو گا۔

❖ نکاح جیسے اہم ترین معاملے میں ایک مرد اپنے آپ کو عورت لکھوا کر اپنے ہم جنس مرد سے شادی کرنے اور ایک عورت اپنے آپ کو مرد لکھوا کر اپنی ہم جنس عورت سے شادی کرنے کی قانوناً حق دار ہو گی، جبکہ ایسے نکاح کو شرعاً، عقلاً اور عرفاً کسی بھی طرح جائز قرار نہیں دیا جا سکتا اور اس سے ہم جنس پرستی، بے حیائی، فحاشی وعریانی کا ایک ایسا بھیانک دروازہ کھلے گا، جو خاندانی نظام کے لیے تباہ کن ہو گا۔

❖ معاشرے کا کوئی بھی فرد اپنے آپ کو خلافِ جنس لکھوا کر اپنا لباس، وضع قطع، رہن سہن اور طرزِ زندگی اسی جنس کی طرح اختیار کر سکتا ہے، جبکہ احادیثِ مبارکہ میں ایک عورت کو مردوں کی مشابہت اور ایک مرد کو عورتوں کی مشابہت اختیار کرنے سے سختی سے منع فرمایا ہے اور ایسا کرنے والوں پر صحیح حدیث میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے:

**صحيح البخاري (159/7) دار طوق النجاة:**

حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غندر، حدثنا شعبة، عن قتادة، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال»

**شرعی فساد نمبر 4: نادرا کو ٹرانس جینڈر کی مرضی کے مطابق جنس لکھنے کا پابند بنانا:**

قانون کی دفعہ نمبر 3 کی ذیلی شق نمبر 2 کے تحت نادرا اور دیگر تمام حکومتی اداروں کو اس بات کا پابند بنایا گیا کہ وہ ٹرانس جینڈر کی مرضی کے مطابق اس کی جنس لکھے، اس بناء پر نادرا نے اس قانون کی پاسداری کرتے ہوئے نادرا ریگولیشنز ۲۰۰۲ کی دفعہ ۱۳ (ا) میں ترمیم کر کے جنس کی درج ذیل پانچ کیٹگریز (Categories) بنائی ہیں:

1) مرد Man

2) عورت Woman

3) خصی مرد Male Eunuch

4) خصی عورت Female Eunuch



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

5) یونی سیکس (جس میں دونوں طرح کے جنسی اعضاء ہوں) Unisex

یہ دفعہ بھی قرآن وسنت کے مخالف ہے، کیونکہ جب اپنی جنس کی شناخت اپنی مرضی سے کروانا خلافِ شریعت ہے تو نادرا اور دیگر حکومتی اداروں کو اس بات کا پابند بنانا کہ وہ ہر شخص کی جنس اس کی مرضی کے مطابق لکھے، جائز نہیں، نیز نادرا کا یہ اقدام بھی خلافِ شریعت ہے، کیونکہ انسانوں میں شرعی اعتبار سے مرد وعورت کے علاوہ کسی تیسری جنس کا کوئی وجود نہیں ہے۔

الغرض یہ قانون اصولی اعتبار سے شریعت اور آئینِ پاکستان دونوں کے خلاف ہے، کیونکہ پاکستان کے آئین میں تصریح ہے کہ پاکستان میں کوئی بھی قانون قرآن وسنت کے خلاف نہیں بنایا جائے گا۔ لہذا حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ فوراً اس قانون میں موجود خلافِ شرع تمام دفعات کو ختم کرے اور شریعت کے اصولوں کے مطابق دوبارہ قانون سازی کرے، جس کے لیے شریعت کے ماہر علمائے کرام، میڈیکل کے ماہر ڈاکٹرز اور آئین وقانون کے ماہرین وکلاء سے مشاورت بھی کی جائے، نیز ایکٹ میں ترمیم کے سلسلہ میں مختصراً ہماری تجاویز درج ذیل ہیں:

1) ایکٹ کا نام تبدیل کر کے خنثیٰ (Intersex) کے حقوق کا تحفظ رکھا جائے۔

2) خنثیٰ کی تعریف شرعی اور طبّی اصولوں کے مطابق ظاہری جنسی اعضاء اور باطنی تولیدی نظام کی بناء پر کی جائے۔

3) خنثیٰ کو انتخابِ جنس کا حق مطلقانہ دیا جائے، بلکہ طبّی معائنہ اور ماہر ڈاکٹروں کے پینل کی رپورٹ کو لازمی قرار دیا جائے۔

4) بہتر یہ ہے کہ قانون میں صراحت کر دی جائے کہ پیدائشی جنس میں محض ذاتی خواہش کی بنیاد پر تبدیلی (خواہ محض شناخت ظاہر کرنے کی حد تک ہو یا سرجری کے ذریعہ واقعتا تبدیلی ہو) قانوناً جرم تصور ہو گی، جس پر سزا دی جائے گی۔

نوٹ: ٹرانس جینڈر ایکٹ سے متعلق اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات بھی آچکی ہیں، لہذا اس ایکٹ میں ترمیم کے سلسلہ میں ان سفارشات کو بھی مدِ نظر رکھا جاسکتا ہے۔



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

**القران الكريم [الحجرات:13]:**

{يَاأَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ}

**القران الكريم [النساء:1]:**

{يَاأَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا}

**القران الكريم [هود:40]:**

{قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ وَأَهْلَكَ إِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ}

**صحيح البخاري (159/7) دار طوق النجاة:**

حدثنا معاذ بن فضالة، حدثنا هشام، عن يحيى، عن عكرمة، عن ابن عباس، قال: لعن النبي صلى الله عليه وسلم المخنثين من الرجال، والمترجلات من النساء، وقال: «أخرجوهم من بيوتكم» قال: فأخرج النبي صلى الله عليه وسلم فلانا، وأخرج عمر فلانا.

**صحيح البخاري (159/7) دار طوق النجاة:**

حدثنا محمد بن بشار، حدثنا غندر، حدثنا شعبة، عن قتادة، عن عكرمة، عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: «لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم المتشبهين من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال»

**مصنف عبد الرزاق الصنعاني (308/10) المكتب الإسلامي – بيروت:**

19204 - عبد الرزاق، أخبرنا الثوري، عن مغيرة، عن الشعبي، عن علي: «أنه ورث خنثى ذكرا من حيث يبول»

**الإقناع في مسائل الإجماع (2/ 104) علي بن محمد بن عبد الملك الكتامي الحميري الفاسي، أبو الحسن ابن القطان (المتوفى: 628هـ) الفاروق الحديثة للطباعة والنشر:**

وأجمع كل من يحفظ عنه من أهل العلم على أن الخنثى يورث من حيث يبول، إن بال من حيث يبول الرجل ورث ميراث الرجال، وإن بال من حيث تبول المرأة ورث ميراث المرأة، وهو قول الكوفة وسائر أهل العلم.

**الإجماع لابن المنذر (ص: 75) أبو بكر محمد بن إبراهيم بن المنذر النيسابوري (المتوفى: هـ) دار المسلم للنشر والتوزيع:**

وأجمعوا على أن الخنثى يرث من حيث يبول، إن بال من حيث يبول الرجال ورث ميراث الرجال، وإن بال من حيث تبول المرأة، ورث ميراث المرأة.



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن ALMUFTI ONLINE

**الدر المختار مع حاشية ابن عابدين (727/6) دار الفكر-بيروت:**

وهو ذو فرج وذكر أو من عرى عن الاثنين جميعا، فإن بال من الذكر فغلام، وإن بال من الفرج فأنثى وإن بال منهما فالحكم للأسبق، وإن استويا فمشكل، ولا تعتبر الكثرة.

**الفتاوى الهندية (437/6) دار الفكر-بيروت:**

يجب أن يعلم بأن الخنثى من يكون له مخرجان قال البقالي - رحمه الله تعالى - أو لا يكون له واحد منهما ويخرج البول من ثقبة ويعتبر المبال في حقه، كذا في الذخيرة فإن كان يبول من الذكر فهو غلام، وإن كان يبول من الفرج فهو أنثى، وإن بال منهما فالحكم للأسبق، كذا في الهداية وإن استويا في السبق فهو خنثى مشكل عند أبي حنيفة - رحمه الله تعالى -؛ لأن الشيء لا يترجح بالكثرة من جنسه، وقالا: ينسب إلى أكثرهما بولا وإن كان يخرج منهما على السواء فهو مشكل بالاتفاق، كذا في الكافي قالوا: وإنما يتحقق هذا الإشكال قبل البلوغ، فأما بعد البلوغ والإدراك يزول الإشكال فإن بلغ وجامع بذكره فهو رجل، وكذا إذا لم يجامع بذكره ولكن خرجت لحيته فهو رجل، كذا في الذخيرة وكذا إذا احتلم كما يحتلم الرجل أو كان له ثدي مستو، ولو ظهر له ثدي كثدي المرأة أو نزل له لبن في ثدييه أو حاض أو حبل أو أمكن الوصول إليه من الفرج فهو امرأة، وإن لم تظهر إحدى هذه العلامات فهو خنثى مشكل، وكذا إذا تعارضت هذه المعالم، كذا في الهداية وأما خروج المني فلا اعتبار له؛ لأنه قد يخرج من المرأة كما يخرج من الرجل، كذا في الجوهرة النيرة قال: وليس الخنثى يكون مشكلا بعد الإدراك على حال من الحالات؛ لأنه إما أن يحبل أو يحيض أو يخرج له لحية أو يكون له ثديان كثديي المرأة، وبهذا يتبين حاله وإن لم يكن له شيء من ذلك فهو رجل؛ لأن عدم نبات الثديين كما يكون للنساء دليل شرعي على أنه رجل، كذا في المبسوط لشمس الأئمة السرخسي - رحمه الله تعالى -.

**البناية شرح الهداية (529/13) دار الكتب العلمية—بيروت:**

قلت: أبو يوسف إمام مجتهد ثقة كيف يروي عن الكلبي مع علمه بأنه لا يحتج به، ولو لم يعلم أنه ثقة لما روى عنه.

وقد أيده أيضا ما روي م: (عن علي - رضي الله عنه -) ش: فقال المصنف: وعن علي م: (مثله) ش: رواه ابن أبي شيبة في "مصنفه" حدثنا الحسن بن كثير الأحمسي عن أبيه عن معاوية أنه أتي في خنثى فأرسلهم إلى علي - رضي الله عنه - فقال: يورث من حيث يبول، ورواه الشعبي نحوه، وروى عبد الرزاق في "مصنفه" عن سعيد بن المسيب نحوه، وزاد: فإن كانا في البول سواء فمن حيث سبق. م: (ولأن البول من أي عضو



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

كان فهو دلالة على أنه هو العضو الأصلي الصحيح، والآخر بمنزلة العيب) ش: وقال ابن المنذر: أجمع أهل العلم على أن الخنثى يورث من حيث يبول، وهكذا كان الحكم في الجاهلية، فقرره الشرع.

م: (وإن بال منهما فالحكم للأسبق؛ لأن ذلك دلالة أخرى على أنه هو العضو الأصلي، وإن كانا في السبق على السواء، فلا معتبر بالكثرة عند أبي حنيفة – رحمه الله –) ش: وبه.

**الزواجر عن اقتراف الكبائر (256/1) دار الفكر، بيروت:**

[الكبيرة السابعة بعد المائة تشبه الرجال بالنساء فيما يختصصن به عرفا] غالبا من لباس أو كلام أو حركة أو نحوها وعكسه أخرج البخاري والأربعة عن ابن عباس - رضي الله عنهما - قال: «لعن رسول الله - صلى الله عليه وسلم - المتشبهين من الرجال بالنساء، والمتشبهات من النساء بالرجال».

**ملتقى الأبحر (ص: 467) دار الكتب العلمية، بيروت:**

هو من له ذكر وفرج وإن بال من أحدهما اعتبر به، وإن بال منهما اعتبر الأسبق وإن استويا فهو مشكل ولا اعتبار بالكثرة خلافا لهما فإذا بلغ فإن ظهرت بعض علامات الرجال من نبات لحية أو قدرة على الجماع أو احتلام كالرجل، فرجل، فإن ظهر بعض علامات النساء من حيض وحبل وإنكسار ثدي ونزول لبن فيه، وتمكين من الوطء فامرأة، وإن لم يظهر شيء أو تعارضت هذه المعالم مثلما إذا حاض وخرجت له لحية أو يأتي ويؤتى فمشكل. قال محمد: الإشكال قبل البلوغ، فإذا بلغ فلا إشكال، وإذا ثبت الإشكال أخذ فيه بالأحوط فيصلي بقناع، ويقف بين صفي الرجال والنساء،

فلو وقف في صفهم يعيد من لاصقه من جانبيه ومن بحذائه من خلفه وإن في صفهن أعاد هو فلا يلبس حريرا ولا حليا ويلبس المخيط في إحرامه ولا يكشف عند رجل ولا امرأة ولا يخلو به غير محرم من رجل أو امرأة، ولا يسافر بغير محرم، ولا يختنه رجل ولا امرأة، بل تبتاع له أمة تختنه من ماله إن كان له مال، وإلا فمن بيت المال، ثم تباع، فإن مات قبل ظهور حاله لا يغسل بل يتيمم، ويكفن في خمسة أثواب، ولا يحضر بعدما راهق غسل رجل ولا امرأة.

واللہ سبحانہ وتعالی أعلم

محمد نعمان خالد
دار الافتاء جامعۃ الرشید کراچی
6/ربیع الاول 1444ھ



+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن
ALMUFTI ONLINE

## [AS PASSED BY THE NATIONAL ASSEMBLY]

**A**

**BILL**

*to provide for protection, relief and rehabilitation of rights of the transgender persons and their welfare and for matters connected therewith and incidental thereto*

**WHEREAS** it is expedient to provide for protection, relief and rehabilitation of rights of the transgender persons and their welfare and for matters connected therewith and incidental thereto;

It is hereby enacted as follows: -

### CHAPTER I
### PRELIMINARY

**1. Short title, extent and commencement.** – (1) This Act may be called the Transgender Persons (Protection of Rights) Act, 2018.

(2) It extends to the whole of Pakistan.

(3) It shall come into force at once.

**2. Definitions.**- (1) In this Act, unless there is anything repugnant in the subject or context,-

(a) **"Act"** means the Transgender Persons (Protection of Rights) Act, 2018;

(b) **"CNIC"** means Computerized National Identity Card;

(c) **"Complainant"** means a transgender person who has made a complaint on being aggrieved by an act of harassment;

(d) **"CRC"** means Child Registration Certificate or B-Form;

(e) **"Gender expression"** refers to a person's presentation of their gender identity, and/or the one that is perceived by others;

(f) **"Gender identity"** means a person's innermost and individual sense of self as male, female or a blend of both or neither; that can correspond or not to the sex assigned at birth;

(g) **"Government"** means the Federal Government;

دارالافتاء
جامعۃ الرشید

(h) **"Harassment"** includes sexual, physical, mental and psychological harassment which means any aggressive pressure or intimidation intended to coerce, unwelcome sexual advance, request for sexual favors or other verbal or written communication or physical conduct of a sexual nature or sexually demeaning attitudes, causing interference with living, mobility or work performance or creating an intimidating, hostile or offensive work or living environment including the attempt to punish the complainant for refusal to comply with such requests or to bring forth the complaint;

(i) **"NADRA"** means the National Database and Registration Authority;

(j) **"Notification"** means a notification published in the Gazette;

(k) **"PMDC"** means Pakistan Medical and Dental Council made under the PMDC Ordinance, 1962;

(l) **"Prescribed"** means prescribed by rules made by the Government under this Act;

(m) **"Rules"** means the rules made under this Act; and

(n) **"Transgender Person"** is a person who is:-

(i) Intersex (Khunsa) with mixture of male and female genital features or congenital ambiguities; or

(ii) Eunuch assigned male at birth, but undergoes genital excision or castration; or

(iii) a Transgender Man, Transgender Woman, KhawajaSira or any person whose gender identity and/or gender expression differs from the social norms and cultural expectations based on the sex they were assigned at the time of their birth.

(2) A word or expression not defined in the Act shall have the same meaning as assigned to it in the Code of Criminal Procedure, 1898 or Pakistan Penal Code, 1860 (XLV of 1860).

## CHAPTER II
## RECOGNITION OF IDENTITY OF TRANSGENDER PERSON

**3. Recognition of identity of Transgender Person.** – (1) A transgender person shall have a right to be recognized as per his or her self-perceived gender identity, as such, in accordance with the provisions of this Act.

(2) A person recognized as transgender under sub-section (1) shall have a right to get himself or herself registered as per self-perceived gender identity with all government departments including, but not limited to NADRA.

(3) Every Transgender Person, being the citizen of Pakistan, who has attained the age of eighteen years shall have the right to get himself or herself registered according to self-perceived gender identity with NADRA on the CNIC, CRC, Driving Licence and Passport in accordance with the provisions of the NADRA Ordinance, 2000 or any other relevant laws.

(4) A Transgender Person already issued CNIC by NADRA shall be allowed to change the name and gender according to his or her self-perceived identity on the CNIC, CRC, Driving Licence and Passport in accordance with the provisions of the NADRA Ordinance, 2000.

## CHAPTER III
## PROHIBITION OF CERTAIN ACTS

**4. Prohibition against discrimination.** – No person shall discriminate against a transgender person on any of the following grounds, namely:-

(a) the denial of, or discontinuation of, or unfair treatment in, educational institutions and services thereof;

(b) the unfair treatment in, or in relation to, employment, trade or occupation;

(c) the denial of, or termination from, employment or occupation;

(d) the denial of, or discontinuation of, or unfair treatment in healthcare services;

Sec. 11(3)

دارالافتاء

(e) the denial of, or discontinuation of, or unfair treatment with regard to, access to, or provision or enjoyment of use of any goods, accommodation, service, facility, benefit, privilege or opportunity dedicated to the use of general public or customarily available to the public;

(f) the denial of, or discontinuation of, or unfair treatment with regard to right to movement, safe travel, and use of public facilities of transportation;

(g) the denial of, or discontinuation of, or unfair treatment with regard to the right to reside, sale/purchase, rent or otherwise occupy, inherit any movable and immovable property;

(h) the denial of, or discontinuation of, or unfair treatment in, the opportunity to stand for or hold public or private office; or

(i) the denial of access to, removal from, or unfair treatment in, government or private establishment, organizations, institutions, departments, centers in whose care, custody or employment a transgender person may be.

**5. Prohibition against Harassment.** - Harassment of Transgender Persons, as defined in this Act, both within and outside the home, based on their sex, gender identity and/or gender expression is prohibited.

## CHAPTER IV
## OBLIGATIONS BY THE GOVERNMENT

**6. Obligations of the Government.** – The Government shall take steps to secure full and effective participation of transgender persons and their inclusion in society, namely: –

(a) Establish Protection Centers and Safe Houses to ensure the rescue, protection and rehabilitation of Transgender Persons in addition to providing medical facilities, psychological care, counseling and adult education to the Transgender Persons;

(b) Establish separate prisons, jails, confinement cells, etc for the transgender persons involved in any kind of offence or offences;

(c) Institute mechanisms for the periodic sensitization and awareness of the public servants, in particular, but not limited to, law enforcement agencies and medical institutions, relating to the issues involving the Transgender Persons and the requirement of protection and relief of such persons;

(d) Formulate special vocational training programmes to facilitate, promote and support livelihood for Transgender Persons;

(e) Encourage Transgender Persons to start small business by providing incentives, easy loan schemes and grants; and

(f) Take any other necessary measures to accomplish the objective of this Act.

## CHAPTER V
## PROTECTION OF RIGHTS OF TRANSGENDER PERSONS

**7. Right to Inherit.** - (1) There shall be no discrimination against Transgender Persons in acquiring the rightful share of property as prescribed under the law of inheritance.

(2) The share of Transgender Persons shall be determined as per the gender declared on CNIC in accordance with the law of inheritance in Pakistan.

(3) The share of inheritance for transgender persons will be as follows:

(i) For Transgender Male, the share of inheritance will be that of man;

(ii) For Transgender Female, the share of inheritance will be that of woman;

دارالافتاء
جامعۃ الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

(iii) For person who has both male and female or ambiguous characteristics, such as their state is difficult to determine upon birth, following shall apply:-

(a) Upon reaching the age of 18 years, if the person's self-perceived gender identity is Transgender Male, the share of inheritance will be that of man;

(b) Upon reaching the age of 18 years, if the person's self-perceived gender identity is Transgender Female, the share of inheritance will be that of woman;

(c) Upon reaching the age of 18 years, if the person's self-perceived gender identity is neither Transgender Man nor Transgender Woman, the share of inheritance will be an average of two separate distributions for a man and a woman; and

(d) Below the age of eighteen years, the gender as, determined by medical officer on the basis of predominant male or female features.

8. **Right to Education.**- (1) There shall be no discrimination against Transgender Persons in acquiring admission in any educational institutions, public or private, subject to fulfillment of the prescribed requirements.

(2) All educational institutions shall provide education and opportunities for sports, recreation and leisure activities without any discrimination, and on an equal basis with others.

(3) The Government shall take steps to provide free and compulsory education to Transgender Persons as guaranteed under Article 25A of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

دارالافتاء
جامعۃ الرشید

(5) It is unlawful for an institution whether private or public, to discriminate against a person on the ground of person's sex, gender identity and/or gender expression, including but not limited to:

(a) in determining who should be offered admission; or

(b) in the terms or conditions on which admission is offered; or

(c) by denying the person's access, or limiting the person's access, to opportunities, training or to any other positive externalities associated with the education; or

(d) by denying access to appropriate student facilities based on a person's sex, gender identity and/or expression.

**9. Right to employment.**- (1) The Government must ensure the right to enter into any lawful profession or occupation, and to conduct any lawful trade or business for the Transgender Persons as guaranteed under Article 18 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

(2) No establishment, institution, department, organization, shall discriminate against any transgender person in any matter relating to employment including, but not limited to, recruitment, promotion, appointment, transfer and other related issues.

(3) It shall be unlawful for an employer to discriminate against an employee on the ground of their sex, gender identity and/or gender expression:

(a) in determining who should be offered employment; or

(b) in the terms or conditions on which employment is offered; or

(c) by denying the employee access, or limiting the employee's access, to opportunities for promotion, transfer or training, or to any other benefits associated with employment; or

(d) by dismissing the employee; or

(e) by subjecting the employee to any other detriment.

**10. Right to Vote.** – No Transgender Person shall be deprived of their right to cast a vote during national, provincial and/or local government elections:

Provided that the access to polling stations shall be determined according to the gender declared on the CNIC of a Transgender Person.

**11. Right to hold public office.** – (1) There shall be no discrimination on the basis of sex, gender identity and/or gender expression for Transgender Persons if they wish to contest election to hold public office.

**12. Right to Health.** – The Government shall take the following measures to ensure non-discrimination in relation to Transgender Persons, namely: –

(a) to review medical curriculum and improve research for Doctors and nursing staff to address specific health issues of Transgender Persons in cooperation with PMDC;

(b) to facilitate access by providing an enabling and safe environment for Transgender Persons in hospitals and other healthcare institutions and centers;

(c) to ensure Transgender Persons access to all necessary medical and psychological gender corrective treatment;

**13. Right to assembly.** – (1) The Government must ensure the freedom of assembly for Transgender Persons in accordance with Article 16 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

(2) The Government must take steps to ensure appropriate safety measures for Transgender Persons.

دارالافتاء

(3) No discrimination shall be made on the basis of person's sex, gender identity and/or gender expression subject to reasonable restrictions imposed by law in the interest of public order.

**14. Right of access to public places.** – (1) No Transgender person shall be denied access to public places, places of entertainment or places intended for religious purpose solely on the basis of their sex, gender identity and/or gender expression.

(2) The Government must ensure Transgender Persons access to public places in view of Article 26 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973.

(3) It shall be unlawful to prevent Transgender Persons to access facilities available for access of general public and public places mentioned in sub-section (1).

**15. Right to property.** – (1) No Transgender Person shall be denied right to purchase, sell, rent or lease property, household or tenancy on the basis of sex, gender identity and/or gender expression.

(2) It shall be unlawful to discriminate any Transgender Person with regards to renting, subletting or tenancy on the basis of their sex, gender identity and/or gender expression.

**16. Guarantee of Fundamental Rights.** – (1) In addition to rights mentioned in this chapter, Fundamental Rights mentioned in Chapter I, Part II of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 shall be available unequivocally for every Transgender Person.

(2) It shall be the duty of the Government to ensure that the fundamental rights mentioned in sub-section (1) are protected and there shall be no discrimination for any person on the basis of sex, gender identity and/or gender expression.

**17. Offences and Penalties.**- (1) Whoever, employs, compels or uses any transgender person for begging shall be punishable with imprisonment which may extend to six months or with fine which may extend to fifty thousand rupees or with both.

دارالافتاء

## CHAPTER VI
## ENFORCEMENT MECHANISM

**18. Enforcement Mechanism.** – In addition to the remedies available under the Constitution or Pakistan Penal Code 1860, Code of Criminal Procedure, 1898 or the Code of Civil Procedure 1908, the aggrieved transgender person shall have a right to move a complaint to the, Federal Ombudsman, National Commission for Status of Women and National Commission of Human Rights (NCHR) if any of the Rights guaranteed herein are denied to him or her.

## CHAPTER VII
## MISCELLANEOUS

**19. Act having over-riding effect to any other law.**– The provisions of this Act shall have an over-riding effect on any other law for the time being in force.

**20. Power of Government to make rules.**– The Government may, by notification, make rules for carrying out the purposes of this Act.

**21. Power to remove difficulties.**– If any difficulty arises in giving effect to the provisions of this Act, the Government may make such order or give such directions, by order published in the Official Gazette, make such provisions, not inconsistent with the provisions of this Act as appear to it to be necessary or expedient for removing the difficulty:

Provided that no such order shall be made after the expiry of the period of two years from the date of commencement of this Act.

## STATEMENT OF OBJECTS AND REASONS

Transgender people constitute one of the most marginalized communities in the country and they face problems ranging from social exclusion to discrimination, lack of education facilities, unemployment, lack of medical facilities and so on. The Supreme Court of Pakistan passed a ruling in 2009 stating that no Pakistani laws provide room to disenfranchise "eunuchs" from their fundamental rights. Though Article 25 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan guarantees to all citizens equality before law, clause (1) of Article 26 and clause (1) of Article 27, inter alia prohibit, in explicit terms, discrimination on the basis of sex and Article 19 ensures freedom of speech and expression to all citizens, yet the discrimination and atrocities against Transgender Persons continue to take place.

The Transgender Persons (Protection of Rights) Bill, 2017 seeks to:

(i) define a Transgender Person;

(ii) prohibit discrimination against Transgender Persons;

(iii) confer right upon Transgender Persons to be recognised as such, and a right to self-perceived gender identity;

(iv) provide that no establishment shall discriminate against Transgender Persons in matters relating to employment, recruitment, promotion, education and other related issues; and

(v) provide for welfare measures by the Government for Transgender Persons.

The Bill seeks to achieve the above objects.

**SENATOR RUBINA KHALID**
**SENATOR RUBINA IRFAN**
**SENATOR SAMINA SAEED**
**SENATOR KALSOOM PARVEEN**
**SENATOR KARIM AHMED KHAWAJA**
MEMBERS-IN-CHARGE